بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء
عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۲۶ شعبان ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ

جلد ۴۶/۱۱ ۲۹ امان ۱۳۳۶ ہش ۲۹ مارچ ۱۹۵۷ء نمبر ۷۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ مارچ ۔ محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل ڈاکٹروں کے مشورہ سے ٹیکہ لگایا گیا تھا جس کے بعد سے کمر میں درد اور بے چینی کی تکلیف میں نسبتاً افاقہ ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے متعلق لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اب آپ کی حالت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے ۔۔۔

پاکستان آزاد دنیا کی اجتماعی دفاعی کوششوں میں بڑا اہم کردار ادا کر رہا ہے

عالمی امن کے قیام کیلئے پاکستان کی کوششیں ساری دنیا کیلئے باعث اطمینان ہیں

(مسٹر رچرڈز)

کراچی ۲۸ مارچ ۔ صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی مسٹر جیمز پی رچرڈز کل تہران سے کراچی پہونچے۔ وہ پاکستانی زعما سے مشرق وسطیٰ کے متعلق آئزن ہاور منصوبہ پر بات چیت کریں گے۔ ہوائی اڈے پر آپ نے ایک بیان میں کہا کہ آئزن ہاور منصوبے کا مقصد اس علاقہ میں امن کے مقصد کو تقویت پہنچانا اور غیر ملکی اثر و نفوذ کے خلاف ان ملکوں کو اپنے دفاع کے لئے امداد دینا ہے۔ آپ نے کہا اس منصوبہ کے تحت دفاعی امداد کی نوعیت اور مقدار کا انحصار امداد لینے والے ملک کی خواہش پر ہے۔ مسٹر رچرڈز نے کہا پاکستان امریکہ کا گہرا دوست اور زبردست حلیف ہے۔ پاکستان آزاد دنیا کی اجتماعی دفاعی کوششوں میں بڑا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اور عالمی امن کے قیام کے لئے اس کی کوششیں ساری دنیا کے لئے باعث اطمینان ہیں۔

مسٹر رچرڈز نے کہا وہ یوم جمہوریہ کے موقعہ پر پاکستان آنا چاہتے تھے۔ لیکن اپنی مصروفیات کے باعث وہ ایسا نہیں کر سکے آپ نے بتایا کہ پاکستان کے جمہوریہ بننے پر امریکی کانگرس نے مشترکہ طور پر پاکستان کو مبارکباد کا پیغام بھیجنے کی ایک متفقہ قرارداد منظور کی تھی۔ آپ نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ پاکستان اپنے مقصد کے حصول کے لئے ایک قدم اور آگے بڑھ گیا ہے۔

ہوائی اڈے پر وزارت خارجہ پاکستان کے سیکرٹری مسٹر ایم۔ ایس۔ اے بیگ وزارت امور اقتصادیات کے سیکرٹری مسٹر ایس۔ اے حسنی پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر ہوریس۔ اے ہلڈرتھ اور امریکی سفارت خانہ کے افسروں نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

اگر امن عالم برقرار رکھنا ہے تو بغیر کسی تاخیر کے مسئلہ کشمیر کو حل کرنا ضروری ہے

اہل کشمیر کے لئے یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ زندگی اور موت کا سوال ہے (ہلال قوم)

مظفر آباد ۲۸ مارچ ۔ آزاد کشمیر کے صدر سردار عبد القیوم نے کہا ہے کہ اگر امن عالم برقرار رکھنا ہے تو مسئلہ کشمیر کو بغیر کسی تاخیر کے حل کرنا ضروری ہے۔ کل انہوں نے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس مسئلہ کو حل کرنے میں اتنی تاخیر ہو چکی ہے کہ اب اہل کشمیر کا پیمانہ صبر چھلکنے ہی والا ہے انہوں نے مزید کہا ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کے لئے یہ ایک سیاسی مسئلہ ہو۔ لیکن جموں و کشمیر کے باشندوں کے لئے یہ زندگی اور موت کا سوال ہے۔

مظفر آباد ۲۸ مارچ ۔ حکومت آزاد کشمیر نے سرکاری ملازموں کو مکان بنانے کے لئے قرضہ دینے کے واسطے تین لاکھ روپے منظور کئے ہیں

پنڈت نہرو پاکستان کو مضبوط دیکھنا نہیں چاہتے

بھارتی وزیر اعظم کا اپنا اعلان

نئی دہلی ۲۸ مارچ ۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ میں پاکستان کو فوجی اعتبار سے اتنا مضبوط نہیں دیکھنا چاہتا ۔ کہ وہ ہندوستان کے لئے خطرہ بن جائے۔ کل وہ بھارتی پارلیمنٹ میں تقریر کر رہے تھے۔ اس ضمن میں انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کو امریکہ سے جو سامان جنگ ملا ہے اسی لئے ہندوستان اسے پسند نہیں کرتا۔

نائیجیریا کو مکمل آزادی دینے کا مطالبہ

لنڈن ۲۸ مارچ ۔ نائیجیریا نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اسے ۱۹۵۹ء تک مکمل آزادی دے دی جائے۔ کل دفتر نو آبادیات کے ایک ترجمان نے یہاں بتایا کہ لیگس میں نائیجیریا کے نمائندوں نے ایک قرارداد میں اس امر کا مطالبہ کیا ہے۔

امریکہ حلیف ملکوں کو ایٹمی ہتھیار فراہم کریگا

واشنگٹن ۲۸ مارچ ۔ بی بی سی کی اطلاع کے مطابق صدر آئزن ہاور نے کل اخباری پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ امریکہ حلیف ملکوں کو ایٹمی ہتھیار دے گا۔ آپ نے بتایا کہ امریکہ عنقریب برطانیہ کو دور مار ایٹمی ہتھیار فراہم کر دے گا۔ لیکن یہ ہتھیار ان امریکی فوجوں کے قبضہ میں رہیں گے۔ جو برطانیہ میں مقیم ہیں۔

دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس

اوٹاوہ ۲۸ مارچ ۔ کینیڈا کے وزیر اعظم سان لوراں نے کل برموڈا سے اوٹاوا واپس پہنچنے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس موسم بہار کے شروع میں لنڈن میں ہوگی۔

— مختصرات —

— لاہور ۲۸ مارچ ۔ مغربی پاکستان کے گورنر جناب مشتاق احمد گورمانی آج بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔

— کراچی ۲۸ مارچ ۔ جناب محمد ایوب کھوڑو نے کل صدر سکندر مرزا سے ملاقات کی

ڈھاکہ ۲۸ مارچ ۔ مشرقی پاکستان اسمبلی میں کل ۲ کروڑ ۲۸ لاکھ روپے سے زیادہ کے مطالبات زر منظور کئے گئے۔

— کمبوڈیا ۲۸ مارچ ۔ کمبوڈیا کے وزیر اعظم نے اپنے عہدہ سے استعفا دے دیا ہے کمبوڈیا کی پارلیمنٹ نے کل ان کے خلاف تحریک عدم اعتماد منظور کی

— نئی دہلی ۲۸ مارچ ۔ گزشتہ سال بھارت اور نیپال کی باہمی تجارت پہلے کے مقابلہ میں چار گنا رہی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی-اے- ایل ایل-بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۷ء

"ہونا چاہیئے" اور "ہے"

روزنامہ جنگ کراچی کی اشاعت ۸ مارچ ۱۹۵۷ء میں ایک مضمون "کیا موت کے بعد دوسری زندگی ممکن ہے؟" کے زیر عنوان مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کی قلم سے شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کو سوال کا ایک سائینٹیفک تجزیہ کہا گیا ہے۔

یہ ایک طویل مضمون ہے۔ اور اس میں سوال کو حل کرنے کا جو طریق اختیار کیا گیا ہے۔ ہمیں اس سے اختلاف کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہم بہت حد تک اس سے متفق ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اس سے معلوم ہوا۔ کہ زندگی بعد موت کا سوال محض ایک عقلی اور فلسفیانہ سوال نہیں ہے۔ بلکہ عملی زندگی کا سوال ہے۔ اور جب بات یہ ہے۔ تو ہمارے لئے اس معاملہ میں شک اور تردد کے مقام پر ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں۔ شک کے ساتھ جو رویہ ہم زندگی میں اختیار کریں گے۔ وہ بھی لامحالہ انکار ہی کے رویہ کا جیسا ہوگا۔ لہٰذا ہم بہرحال اس امر کا تعین کرنے پر مجبور ہیں کہ آیا موت کے بعد کوئی اور زندگی ہے یا نہیں۔ اگر سائنس اس کے تعین میں ہماری مدد نہیں کرتی۔ تو ہمیں عقلی استدلال سے مدد لینی چاہیئے۔ اچھا تو عقلی استدلال کے لئے ہمارے پاس کیا مواد ہے۔

ہمارے سامنے ایک تو خود انسان ہے۔ اور دوسرے یہ نظام کائنات۔ ہم انسان کو اس نظام کائنات کے اندر رکھ کر دیکھیں گے۔ کہ جو کچھ انسان میں ہے۔ آیا اس کے سارے مقتضیات اس نظام میں پورے ہو جاتے ہیں۔ یا کوئی چیز بچی رہ جاتی ہے۔ جس کے لئے کسی دوسری نوعیت کے نظام کی ضرورت ہو"۔

یہ صحیح ہے۔ کہ انسانی زندگی کے مقتضیات اس عالم میں پورے نہیں ہو سکتے۔ اور ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس کی تکمیل کے لئے ایک اور عالم ہونا چاہیئے۔ مودودی صاحب کا یہ کہنا بھی درست ہے۔ کہ اس سوال کو فلسفہ اور سائنس حل نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ عملی زندگی کا سوال ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آپ بھی صرف فلسفہ تک ہی اس سوال کو حل کر سکے ہیں۔ اور اس سے زیادہ وہ کر بھی نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ عملی زندگی کی ان وسعتوں تک خود ان کی رسائی نہیں ہے۔ جن کی طرف قرآن کریم نے رہنمائی فرمائی ہے۔ ورنہ آپ "ہونا چاہیئے" کی سرحد پر آ کر نہ رک جاتے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک عقلی استدلال کا تعلق ہے۔ وہ ہم کو صرف "ہونا چاہیئے" کی حد تک لے جا کر چھوڑ دیتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ آیا واقعی کوئی ایسا عالم ہے بھی۔ تو ہماری عقل اور ہمارا علم دونوں اس کا حکم ماننے سے عاجز ہیں۔ یہاں قرآن ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ تمہاری عقل اور تمہاری فطرت جس چیز کا مطالبہ کرتی ہے۔ فی الواقع وہ ہونے والی ہے۔ موجودہ نظام عالم جو طبعی قوانین پر بنا ہے۔ ایک وقت میں توڑ ڈالا جائے گا اس کے بعد ایک دوسرا انتظام بنے گا۔ جس میں زمین و آسمان اور ساری چیزیں ایک دوسرے ڈھنگ پر ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو جو ابتدائے آفرینش سے قیامت تک پیدا ہوئے تھے۔ دوبارہ پیدا کردیگا۔ اور بیک وقت ان سب کو اپنے سامنے جمع کرے گا۔ وہاں ایک ایک شخص کا ایک ایک قوم کا اور پوری انسانیت کا ریکارڈ ہر غلطی اور ہر فروگذاشت کے بغیر محفوظ ہوگا۔ ہر شخص کے ایک ایک عمل کا جتنا ردعمل دنیا میں ہوا ہے۔ اس کی پوری روداد موجود ہوگی۔ وہ تمام نسلیں گواہوں کے کٹہرے میں حاضر ہونگی۔ جو اس ردعمل سے متاثر ہوئیں۔ ایک ایک ذرہ جس پر انسان کے اقوال اور افعال کے نقوش ثبت ہوئے۔ اپنی داستان سنائے گا۔ خود انسان کے ہاتھ اور پاؤں اور آنکھ اور زبان اور تمام اعضاء شہادت دیں گے۔ کہ ان سے اس نے کس طرح کام لیا۔ پھر اس روداد پر سب سے بڑا حاکم پورے انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ کہ کون کتنے انعام کا مستحق ہے۔ اور کون کتنی سزا کا۔ یہ انعام اور یہ سزا دونوں چیزیں اتنے بڑے پیمانہ پر ہوں گی۔ جس کا کوئی اندازہ موجودہ نظام عالم کی محدود مقداروں کے لحاظ سے نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں وقت اور جگہ کے معیار کچھ اور ہوں گے۔ وہاں کی مقداریں کچھ اور ہوں گی۔ وہاں کے قوانین قدرت کسی اور قسم کے ہوں گے۔ انسان کی جن نیکیوں کے اثرات دنیا میں ہزاروں برس چلتے رہے ہیں۔ وہاں وہ ان کا بھرپور صلہ وصول کر سکے گا۔ بغیر اس کے کہ موت اور بیماری اور بڑھاپا اس کے عیش کا سلسلہ توڑ سکیں۔ اور اس انسان کی جن برائیوں کے اثرات دنیا میں ہزاروں برس تک اور بے شمار انسانوں تک پھیلتے رہے ہیں۔ وہ ان کی پوری سزا بھگتے گا۔ بغیر اس کے کہ موت اور بے ہوشی آکر اسے تکلیف سے بچا سکے۔

ایسی ایک زندگی اور ایسے ایک عالم کو جو لوگ ناممکن سمجھتے ہیں۔ مجھے ان کے ذہن کی تنگی پر ترس آتا ہے۔ اگر ہمارے موجودہ نظام عالم کا موجودہ قوانین قدرت کے ساتھ موجود ہونا ممکن ہے۔ تو آخر ایک دوسرے نظام عالم کا دوسرے قوانین کے ساتھ وجود میں آنا ناممکن ہو۔ البتہ یہ بات کہ واقع میں ایسا ضرور ہوگا۔ تو اس کا تعین نہ دلیل سے ہو سکتا ہے۔ اور نہ علمی ثبوت سے۔ اس کے لئے ایمان بالغیب کی ضرورت ہے۔"

یہ درست ہے کہ قرآن کریم میں یہ تمام تفصیلات ملی ہیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے، کہ کیا جب تک انسان کا ان تفصیلات پر ایمان محکم نہ ہو۔ وہ کوئی ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں سوال یہ ہے۔ کہ کیا "ہونا چاہیئے" کی حد تک پہنچ کر رک جانے سے "ایمان بالغیب" پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا ایک جوئندہ حق کی تسلی اور دلی تسکین اس سے ہو جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر ایسا ہو سکتا۔ تو آج دنیا میں برائی کا نام و نشان نہ ہوتا۔ کیونکہ انسانی عقل جتنا بھی غور کرتی ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچنے کے بغیر چارہ نہیں۔ کہ "انسانی زندگی" کو اس طرح بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ عقل بتاتی ہے، کہ موجودہ مادی کائنات زندگی کے پورے مقتضیات کا جواب نہیں دے سکتی۔ جس کی تفصیل خود مودودی صاحب نے اپنے مضمون میں نہایت خوبی سے بیان کی ہے۔ جن عقلاء نے اس سوال پر غور کیا ہے۔ وہ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ مگر اکثر "ایمان بالغیب" پیدا نہیں کر سکے۔ جس کا نتیجہ یہی ہوا ہے۔ کہ "عقلیات" کی بھول بھلیوں میں بھٹکتے رہے ہیں۔ اور "اعمال صالح" کی زندگی اختیار نہیں کر سکے۔ اس لئے وہ اپنے عقلی نتائج سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے۔

کیا اس سے واضح نہیں ہوتا۔ کہ "ایمان بالغیب" کے لئے بھی کوئی عملی ٹھوس بنیاد ہونی لازمی ہے۔ اور جب تک وہ ٹھوس بنیاد نہ ملے۔ اس پر "اعمال صالح" کی عمارت تیار نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اگلی زندگی میں نکلنے والے نتائج کی ان تفاصیل پر ایمان نہیں لایا جا سکتا۔ جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔

عقلی استدلال نے ہمیں "ہونا چاہیئے" کی منزل تک ضرور پہنچا دیا ہے۔ لیکن یہ منزل آخری منزل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ تو حقیقی منزل کے محض آغاز کی طرف اشارہ ہے، اور کچھ بھی نہیں۔ اس سے صرف اتنا پتہ چلتا ہے۔ کہ "ایمان بالغیب" کے بغیر حقیقت کو پا نہیں سکتے۔ لیکن ایمان بالغیب کوئی "خلا" نہیں ہو سکتا۔ ورنہ عقل کی رہنمائی میں ہم لاکھ اس منزل پر پہنچ جائیں۔ ہمیں حقیقی فائدہ کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے لازم ہے کہ ہم "ایمان بالغیب" کی کوئی ٹھوس بنیاد معلوم کریں، اور "ہونا چاہیئے" کی سرحد سے آگے بڑھ کر "ہے" کی وادی میں داخل ہوں۔ کیونکہ "ہونا چاہیئے" بے شک عقلی استدلال کی حد ہے۔ مگر عملی زندگی کی حد نہیں ہے۔ وگرنہ دوسری زندگی میں ہمارے اعمال کے نتائج نکلنے کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ اگر ہماری اس عالم میں عملی زندگی کے نتائج دوسری زندگی میں برآمد ہونے ہیں۔ تو لازم ہے۔ کہ ہماری عملی زندگی میں ایک تسلسل پایا جائے۔ یعنی دونوں زندگیوں کی سرحدیں گو بظاہر الگ الگ ہوں، مگر ایک دوسری سے ملحق ہوں۔ ایک رو ہو جو دونوں میں مسلسل جاری ہو۔ دونوں میں ایک گہرا تعلق ہو۔ یہ تعلق یہ رو کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ

یہ اسی زندگی میں روحانی تجربہ ہے

اگر ہمیں اس زندگی میں روحانی تجربہ حاصل نہیں ہو سکتا، تو ہم صرف عقلیات کا کھلونا بن کر رہ سکتے ہیں۔ اور اس زندگی کے تصور سے اپنی موجودہ زندگی کو کبھی اس طریق پر گذارنے پر آمادہ نہیں ہو سکتے۔ جس سے ہم ان خطرناک نتائج سے بچ سکیں، جو ہماری بداعمالیوں سے دوسری دنیا میں نکلنے والے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں "ہونا چاہیئے" اور "ہے" کے لوازمات کو نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جیسا کہ مودودی صاحب نے بھی کہا ہے۔ "ایمان بالغیب" کے بغیر دوسرے عالم پر ایمان نہیں لایا جا سکتا۔ لیکن ایمان بالغیب بغیر روحانی تجربہ کے ایک "خلا" ہے۔ جس کو کوئی چیز پُر نہیں کر سکتی۔ اور سوائے احمدیت کے آج کسی اسلامی تحریک نے اس حقیقت کو عملاً پیش نہیں کیا ہے۔ یہی چیز ہے۔ جو احمدیت کو تمام ایسی تحریکوں سے ممتاز کرتی ہے۔

منکرین خلافتِ حقّہ کا انجام کیا ہوگا؟

خلافت سے وابستگی یا حسرت و ناکامی

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ

پیغام صلح ۲۰ مارچ میں ایڈیٹر صاحب نے "میاں صاحب سے فسخ بیعت" کے زیر عنوان ایک خط شائع کرنے سے پہلے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بیان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"ایک صحیح عقیدہ کی طرف انہوں نے رجوع کیا ہے۔ جس کا اثر ان کی جماعت پر بھی ہوا ہے۔ چنانچہ ان کی جماعت کے کئی فہمیدہ اصحاب اس اچانک تبدیلی سے سراسیمہ ہو کر ان سے الگ ہوتے جا رہے ہیں جس کی ایک تازہ مثال ذیل کا خط ہے۔ جو ان کے ایک مرید نے انہیں لکھا ہے۔"

خط کے متعلق تو ہم بعد میں لکھیں گے

اس وقت اہل پیغام سے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ان کا یہ ادعا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی "جماعت کے کئی فہمیدہ اصحاب اس اچانک تبدیلی سے سراسیمہ ہو کر ان سے الگ ہوتے جا رہے ہیں" کذب و افترا نہیں ہے اور محض تلبیس کا آئینہ دار نہیں ہے۔ تو وہ ان "کئی اصحاب" میں سے صرف ایسے دس فہمیدہ اشخاص کے نام تحریر کریں۔ جنہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس بیان سے جو آپ نے تحقیقاتی عدالت کے روبرو دیا تھا سراسیمہ ہو کر جماعت سے علیحدگی اختیار کی ہو۔ اگر آپ دس اشخاص کے نام بھی پیش کرنے سے عاجز آ جائیں تو یہ اس امر کی دلیل ہوگی کہ آپ کا ادعا محض جھوٹ ہے۔ اور جھوٹ کے ذریعہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالنے کی نیت سے آپ نے یہ بات لکھی ہے۔

جماعت مبایعین اہل پیغام کے ایسے ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہم آپ کو اس میں بسابق الاول کا خطاب دینے سے معذور ہیں۔ کیونکہ سابق امیر گروہ منکرین خلافت بھی لوگوں پر اثر ڈالنے کی غرض سے ایسی بے پر کی اڑایا کرتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۲۱ء میں انہوں نے اپنی کتاب پیلٹ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق لکھا تھا کہ

"لوگوں نے غلطی سے ان کو خلیفہ تسلیم کر لیا تھا۔ اور اب بہت سے لوگ کھلے طور پر اس کی تعلیم سے مخالفت کا اظہار کر رہے ہیں"

اور اکابر غیر مبایعین نے ۵ مئی ۱۹۱۴ء کے پیغام صلح میں یہ اعلان کیا تھا کہ آپ کو

"ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے"

گویا اس وقت منکرین خلافت کی تعداد پچانوے فیصدی تھی۔ اور اگر جماعت کی تعداد اس وقت ایک لاکھ بھی فرض کی جائے۔ تو اس میں سے پچانوے ہزار غیر مبایع تھے۔ اور صرف پانچ ہزار مبایع تھے۔ اور بجز ان پانچ فیصدی مبایعین میں سے بھی بقول امیر منکرین خلافت حقہ "بہت سے لوگ کھلے طور پر اس کی تعلیم سے مخالفت کا اظہار کرنے لگے تھے"

لیکن جانتے ہو کہ ان بہت سے لوگوں کی اظہار مخالفت کا نتیجہ کیا نکلا۔ وہ یہ کہ مبایعین کی تعداد روز بروز بڑھتی گئی حتے کہ لاکھوں تک پہنچ گئی۔ اور منکرین خلافت کی تعداد کم ہوتے ہوتے ۹۵ فیصدی کی بجائے شاید ۵ فیصدی رہ گئی ہو۔ یقینی طور پر ہم اس لئے نہیں کہہ سکتے۔ کہ منکرین خلافت نے ۹۵ فیصدی کے ادعا کے بعد پھر اپنی فیصدی نسبت بتانے میں ہمیشہ شرم محسوس کی۔ اور جوں جوں وہ کم ہوتے چلے گئے۔ اتنا ہی وہ اپنی اقلیت پر زیادہ فخر و ناز کرنے لگے۔

بعینہ اسی طرح اب ایڈیٹر پیغام صلح نے لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عدالتی بیان کی وجہ سے جماعت مبایعین کے کئی فہمیدہ اصحاب سراسیمہ ہو کر ان سے الگ ہوتے جا رہے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اپنے دعوے کی تائید میں بطور مثال مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو پیش کیا تھا۔ اور ایڈیٹر پیغام صلح نے لیہ کے کسی محمد صدیق کا خط شائع کیا ہے۔ اگر مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی جو جماعت کے مشہور و معروف فرد تھے۔ مثال پیش کرنے کا نتیجہ وہ نکلا تھا۔ جو اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ تو لیہ کے ایک غیر معروف شخص کی مثال پیش کرنے کا جو نتیجہ ہوگا وہ ظاہر و باہر ہے۔

قارئین کرام ان کی سراسیمگی کا تو اس سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ وہ بیان جس کی وجہ سے بقول پیغام صلح کئی فہمیدہ اصحاب آج سراسیمہ ہو کر الگ ہوتے جا رہے ہیں۔ آج سے تین سال پہلے ۱۹۵۴ء میں ہوا تھا۔ جب بیان ہوا اس وقت تو کسی کو سراسیمگی نہ ہوئی۔ آج تین سال کے بعد کئی فہمیدہ اصحاب کا سراسیمہ ہونا قابل تعجب ضرور ہے۔

میں یہ بھی بتا دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ ۱۹۵۳ء سے جب بیان ہوا تھا۔ اس وقت تک ہزاروں اشخاص حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور پانچ ماہ کا عرصہ ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی زبان پر سورۃ النصر الہاماً جاری کی۔ جس میں اللہ تعالےٰ کی نصرت اور فتح کے آنے کا ذکر ہے

(باقی صفحہ)

مجلس مشاورت کو دیکھکر

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے نام سے احمدی دنیا خاص طور پر واقف ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حضور کے دعوے کے ابتدائی زمانہ میں ایمان لانے والوں میں سے ہیں۔ اور آپ نے ۱۸۹۲ء میں حضور کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا ہے۔ آپ آجکل بوجہ ضعیف العمری کمزور ہو گئے ہیں۔ ہر سال مجلس مشاورت میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ اس مرتبہ آپ کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی۔ جسم میں درد تھا بیٹھ جائیں تو لیٹنا مشکل اور لیٹ جائیں تو بیٹھنا مشکل لیکن مجلس مشاورت میں شمولیت کی تڑپ ربوہ آنے کے لئے بے قرار کئے ہوئے تھی۔ اس بیماری اور کمزوری کے عالم میں مشاورت میں شمولیت کے لئے ربوہ آپہنچے۔ اور مشاورت کے تمام اجلاسوں میں پورے وقت تک بیٹھتے رہے۔ اسی دوران میں نمائندگان کے اخلاص اور محبت و عقیدت کو دیکھ کر چند اشعار ارشاد فرمائے جو درج ذیل ہیں۔ خاکسار سید عبد الباسط ربوہ

یہ تیری دلکشی اے جلوہ گاہِ حسن کیا کہنا
جو آتا ہے بصد اخلاص مشتاقانہ آتا ہے

چلے آتے ہیں آنے والے یوں قربان ہونے کو
کہ جیسے شمع پر پروانہ بے تابانہ آتا ہے

تعلق کیا، غرض کیا، واسطہ کیا ہوشیاروں کو
یہ دیوانوں کی مجلس ہے یہاں دیوانہ آتا ہے

لگا ہے کوچۂ دلبر میں دیوانوں کا تانتا سا
کوئی دیوانہ آپہنچا کوئی دیوانہ آتا ہے

اسیر عشق ہو کر سب تعلق ٹوٹ جاتے ہیں
جو اس مجلس میں آتا ہے وہ آزادانہ آتا ہے

یہ مجلس ہے کہ ہے دیوانگانِ عشق کا مجمع
جدھر دیکھو نظر دیوانہ ہی دیوانہ آتا ہے

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی تربیتی اور تعلیمی مساعی

جلسہ پیشوایانِ مذاہب کی غیر معمولی کامیابی۔ نیروبی کے میئر اور دیگر متعدد غیر مسلم معززین کی شمولیت۔ ریڈیو پر تقاریر۔ درس القرآن۔ سواحیلی زبان میں جماعت کے رسالہ کی بڑھتی ہوئی قبولیت۔

(۱)

(از مکرم محمد منور صاحب مبلغ اسلام مقیم مشرقی افریقہ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

نوٹ:۔ مشرقی افریقہ کی کئی تبلیغی رپورٹیں پچھلے دنوں فتنۂ منحرفین کے تعلق میں بعض فوری اور اہم مضامین کی کثرت کی وجہ سے الفضل میں شائع نہ ہو سکی تھیں۔ لہٰذا یہ رپورٹیں افادۂ احباب کے لئے اب درج ذیل کی جاتی ہیں۔ (ادارہ)

درس قرآن و حدیث

رمضان المبارک کے دوران جماعت احمدیہ نیروبی کی مستورات میں خاکسار روزانہ ایک پارہ قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے سارا قرآن مجید ختم کیا۔ نماز فجر کے بعد روزانہ حدیث کا درس دیا جاتا ہے۔ عام دنوں میں ہفتہ وار قرآن مجید کا درس عورتوں میں دیا جاتا رہا۔

ریڈیو پر تقاریر

مقامی ریڈیو سٹیشن سے اردو زبان میں رمضان المبارک۔ عید الفطر۔ اخلاق حسنہ اور عید الاضحیٰ پر تقاریر نشر کیں۔ یہ تقاریر سارے مشرقی افریقہ میں سنی جاتی ہیں۔ ان میں اسلامی مسائل اور اسلامی تعلیم کی خوبیاں بیان کیں۔ مسلم و غیر مسلم سب نے ان کو پسند کیا۔

جلسہ پیشوایانِ مذاہب

جماعت احمدیہ نیروبی کے زیر اہتمام مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۵۶ء کو ٹاؤن ہال میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب منعقد کیا گیا۔ حاضری کے لئے دعوت نامے بھجوائے گئے تھے۔ لیکن بہت سے اصحاب شمولیت کے لئے تشریف لے آئے۔ ڈاکٹر اوتار سنگھ صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم بیان کی۔ بت پرستی کو مٹانے۔ توحید کے قیام۔ اور اخلاقی انقلاب بالخصوص شراب کی بندش کا ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہایت عمدہ الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ایک ہندو دوست مسٹر سہدیو کورٹ کلرک نے بتایا۔ کہ مجھے اسلام کیوں پیارا ہے؟ انہوں نے اسلام کی بعض تعلیمات کو پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعریفی رنگ میں ذکر کیا۔ اور کہا کہ اسی جماعت کی کوششوں کے نتیجے میں ہمیں اکٹھے بیٹھ کر اسلام کی خوبیاں سننے اور بیان کرنے کا موقع ملتا ہے ورنہ پہلے ہمیں اسلام سے نفرت تھی۔ اور مسلمان ہمارے پیغمبروں کو کافر کہتے تھے۔ اب میں اسلام سے محبت کرتا ہوں۔ مذہبی لحاظ سے یہ صاحب آریہ سماجی ہیں۔ اور اکثر کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر احمدی جماعت میدان میں نہ آتی۔ تو ہم نے اسلام کو مٹا دینا تھا۔

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تجدید دین کی خدمات کو پیش کیا۔ آپ کی وحی و الہام کے متعلق تشریحات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے بتایا۔ کہ خدا تعالیٰ پر ایمان اس کی صفات کے ذریعہ سے لایا جا سکتا ہے۔ اور جب تک خدا تعالیٰ کے کلام کرنے کی صفت کو دائمی سمجھتے ہوئے اس پر ایمان نہ لایا جائے۔ اس وقت تک انسان دنیا کی محبت سے علیحدہ ہو کر خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم نہیں کر سکتا۔ اور نہ گناہوں سے بچ سکتا ہے۔

چوہدری محمد شریف صاحب بی اے نے حضرت باباگورونانک رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی اور آپ کے طرز تعلیم پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ واقعی حضرت بابا صاحب خدا تعالیٰ کے پیارے اور بزرگ انسان تھے۔ سردار نرنجن سنگھ صاحب نرنجن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس شان میں پنجابی زبان میں لمبی نعت پڑھی۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

صدارت کے فرائض خاکسار نے سرانجام دیئے۔ اور آخری تقریر میں اسلام کی تعلیم مختلف قوموں میں انبیاءؑ کے آنے کے متعلق بیان کی اور بتایا۔ کہ جماعت احمدیہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں تمام قوموں کے پیشواؤں کو خدا تعالیٰ کا پیارا یقین کرتی ہے۔ اور ان پر ایمان لاتی ہے۔ قرآن مجید میں چند انبیاء کے نام درج ہیں۔ اور ایک مشہور حدیث کے مطابق خدا تعالیٰ کے نبیوں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس لئے ہمیں اس حدیث کی روشنی میں اور قرآن مجید کی اس تعلیم کے پیش نظر کہ ہر قوم میں خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے آئے ہیں ماننا پڑے گا۔ کہ دوسری اقوام کے رہنما بھی الٰہی پیغام لے کر آئے تھے۔ نیز بتایا کہ چونکہ انسان میں غفلت کا مادہ ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ بار بار ان کو بیدار کرنے کے لئے اپنے بندوں کو بھیجتا رہتا ہے۔ ورنہ دنیا کے آغاز میں ایک ہی نبی کا آنا کافی تھا۔

جلسے کا افتتاح نیروبی میونسپلٹی کے میئر صاحب نے کیا۔ انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ مذہب کی غرض و غایت لوگوں میں پیار اور محبت پیدا کرنا ہے۔ لیکن اکثر مذاہب کے پیروؤں نے مذہب کو ہی لڑائی کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ اور ہمارے برے اعمال کی وجہ سے مذہب بدنام ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ ہر سال اس قسم کے جلسے کر کے مذہب کی حقیقی غرض کو لوگوں کے سامنے رکھتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے پیاروں کا ذکر اپنی مجالس میں کر کے لوگوں میں امن اور اتحاد کے لئے کوشش کرتی ہے۔

ڈاکٹر اوتار سنگھ صاحب نے خاص مسرت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ میں تیس سال سے اس قسم کا نظارہ دیکھنے کا خواہاں تھا۔ آج جماعت احمدیہ کے ذریعہ میرا وہ خواب حقیقت کا جامہ پہن رہا ہے۔ سکھ اصحاب کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ ہال میں کھڑا ہونے کی بھی گنجائش نہ تھی۔ اور بہت سے لوگ دروازوں کے باہر برآمدہ میں ڈیڑھ دو گھنٹے تک کھڑے رہے۔ میئر صاحب نے بھی ہجوم کی کثرت کا ذکر کیا۔ عورتوں کے لئے بیٹھنے کا الگ انتظام تھا۔ غیر مسلم مستورات بھی شامل ہوئیں۔

رسالہ سواحیلی

عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارا سواحیلی رسالہ ہر ماہ باقاعدگی سے نکلتا رہا۔ افریقن مسلمان اسے بہت پسند کرتے ہیں۔ اور اس کے خریدار بڑھ رہے ہیں۔ خطوط کے ذریعہ وہ اپنے خیالات جماعت کے کام کے متعلق اور اس رسالہ کے متعلق ظاہر کرتے ہیں۔ کینیا کے ایک افریقن تاجر کا خط حال ہی میں اسی رسالہ میں چھپا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جب سے میں نے ترجمۃ القرآن سواحیلی خریدا ہے۔ اسے دن رات پڑھتا رہتا ہوں۔ اور مجھے ہرگز تکان محسوس نہیں ہوتی۔ اس قرآن مجید کے ذریعہ میں اسلام اور قرآن کی خوبیوں کو اچھی طرح سمجھنے لگا ہوں۔ جو شخص اس کا مطالعہ نہیں کرتا۔ وہ اسلام کی بہت سی خوبیوں سے ناواقف رہتا ہے۔

نیاسالینڈ کے ایک شیخ لکھتے ہیں۔ کہ بے شک اسلام خدا تعالیٰ کا دین ہے۔ لیکن بہت سے لوگ اسے پوری طرح نہیں سمجھتے۔ اس صدی میں مسلمانوں کی ایک بیدار کرنے والی جماعت میدان میں آئی ہے۔ جس نے قرآن مجید کی تعلیم اور اسلام کی خوبیاں پھیلانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ انہوں نے جو قرآن مجید شائع کیا ہے۔ اسے پڑھنے سے انسان کی کئی جہالتیں دور ہو جاتی ہیں۔ اور بہت سی مفید باتوں کا علم ہوتا ہے۔ جو پہلے معلوم نہیں تھیں۔ عیسائی ان کے حملوں سے خوف زدہ ہیں اور ان کے دعوے اور فریب بھوسے کی طرح اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بیدار ہوں۔ اور قرآن کی تلوار ہاتھ میں لے کر اسلام کو پھیلائیں۔

کینیا کے ایک افریقن مسلمان لکھتے ہیں۔ کہ جب لوگوں کو معلوم ہوا۔ کہ میں جماعت احمدیہ کا شائع کردہ ترجمۃ القرآن سواحیلی پڑھ رہا ہوں۔ تو انہوں نے مشہور کر دیا۔ کہ یہ شخص احمدی ہو گیا ہے۔ ممباسہ اور یوگنڈا سے دو شیوخ یہاں آئے۔ اور مسجد میں لوگوں کو جمع کر کے انہیں کہا۔ کہ احمدیوں کا شائع کردہ ترجمۃ القرآن ہرگز نہیں خریدنا چاہیئے۔ مجھے بھی باز رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن جب میں نے انہیں اپنا ایک خواب سنایا۔ تو وہ بالکل خاموش ہو گئے۔ لیکن ان میں سے بعض لوگوں نے بعد میں ڈسٹرکٹ کمشنر کے پاس میری شکایت کر دی۔ اور کہا۔ کہ یہ ہمارے قبیلہ کے لوگوں میں شرارت پھیلاتا ہے۔ اسے ہماری مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا جائے۔ ڈی سی صاحب نے مجھے بلایا۔ اور سارے واقعات دریافت کئے۔ ترجمۃ القرآن بھی میں ساتھ لے گیا تھا۔ جسے ڈی۔ سی صاحب نے خود پڑھا اور لوگوں کو کہا۔ کہ مجھے تو اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی۔ پھر انہیں ڈانٹا۔ کہ اگر تم نے اسے تنگ کیا۔ تو میں تمہیں سزا دوں گا۔ ہاں اگر بدامنی پھیلانے کا اس نے ارتکاب کیا ہوتا۔ تو بے شک قصور وار ہوتا۔ ان لوگوں کی اس سے بھی تسلی نہ ہوئی۔ اور کسومو شہر کے قاضی کے پاس گئے۔ اور سارا واقعہ بیان کیا۔ اس نے بھی ان کی شکایت کو عدم ثبوت کی وجہ سے رد کر دیا۔

جس خواب کا اوپر ذکر آیا ہے۔ وہ گذشتہ سال ستمبر کے رسالہ میں شائع ہو چکا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب لوگوں نے ترجمۃ القرآن پڑھنے کی وجہ سے مجھے کافر کہنا شروع کیا۔ تو اس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ ابھی تین ہی دن گذرے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ دو ہندی شیوخ سفید لباس میں ملبوس میرے میرے پاس آئے ہیں۔ ایک میرے دائیں اور دوسرا میرے بائیں کھڑا ہو گیا۔ پھر انہوں نے مجھے سورہ فاتحہ اور سورہ قدر پڑھائی۔ اس کے بعد ہم نے آگ پر چلنا شروع کیا۔ اور بغیر اس کے کہ ہمیں کوئی گزند پہنچے۔ دوسرے کنارے پر پہنچ گئے۔ اس سے مجھے بے انتہا خوشی ہوئی۔ اور بیدار ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے ہر شخص پر حجت اور دلیل کے ذریعہ ؎

؎ غلبہ پایا ہے۔ اور مخالفین کا منہ بند کر دیا ہے۔ یہ صاحب نوبی (NUBIAN) ہیں۔ اور اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ (باقی)

جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں مجلس مشاورت کی مختصر روئداد

اجلاس منعقدہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۷ء کی کارگذاری

(۲)

سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی رپورٹ اور اس پر بحث

رپورٹ اضافہ ہائے بجٹ پیش ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ کی ہدایت پر سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کے صدر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اس سب کمیٹی کی رپورٹ مجلس کے سامنے پیش کی۔ اس سب کمیٹی کے سپرد حسب ذیل دو تجاویز کے متعلق سفارشات پیش کرنا تھیں۔

پہلی تجویز مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء میں مردوں اور عورتوں کے معیار وصیت مقرر کرنے کا معاملہ نظارت بہشتی مقبرہ کی طرف سے فیصلے کے لئے پیش کیا گیا تھا۔ جہاں تک مردوں کے معیار وصیت کا تعلق ہے یہ معاملہ اسی مجلس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور ہدایات سے صاف ہو گیا تھا۔ لیکن عورتوں کا معیار وصیت کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ بلکہ ان کے متعلق حضور نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ:۔

"اب صرف عورتوں کا سوال رہ جاتا ہے۔ اس کے متعلق فیصلہ باقی ہے کہ ان کی جائداد چونکہ بالعموم گذارہ والی نہیں ہوتی۔ ان کے متعلق آیا کوئی تعین ہو یا نہ ہو مجھے اس بارہ میں دونوں صورتوں میں نقص نظر آتا ہے۔ لیکن ابھی تک میرا نفس اس بارہ میں ایسا قانون نہیں بنا سکا جس پر میں مطمئن ہو سکوں۔ اسلئے اس پر غور کر لیا جائے۔ ہاں میں اس قدر سمجھتا ہوں کہ ان کے بارہ میں کوئی قید لگانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے بالکل خلاف نہیں ہے"

لہٰذا اس مسئلے کو مجلس مشاورت کے فیصلے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ مجلس کارپرداز کی رائے میں صرف اس قدر جائداد کی وصیت کرنے والی عورت کے لئے معیار وصیت یہ ہو کہ وصیت اس کی جائداد اور اس کی بود و باش اور حیثیت کے مطابق ہو۔

دوسری تجویز رسالہ الوصیت میں چندہ شرط اول کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی تعین نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے جو اس قبرستان کو خوشنما بنانے۔ اور اس کو سرسبز و شاداب رکھنے کے لئے مدنظر ہیں۔ یہ چندہ ہر موصی سے لیا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ معین نہیں ہے اسلئے بالعموم تھوڑا چندہ دے دیا جاتا ہے اور شاذ و نادر ہی سے زیادہ ایک روپے تک۔ چندہ شرط اول کے لئے کچھ نہ کچھ معیار مقرر ہونا چاہیئے۔ جس کے ماتحت یہ چندہ وصول ہو تا کہ پیش نظر ضروریات کے لئے کوئی معقول رقم جمع ہو سکے۔

صدر انجمن کی تجویز یہ ہے کہ شرط اول کے چندہ کی مندرجہ ذیل شرح مقرر کی جائے۔ موصی کے لئے ایک ماہ کے چندہ حصہ آمد کا $\frac{1}{5}$ (صرف ایک بار) بشرطیکہ یہ رقم ایک روپیہ سے کم نہ ہو۔ یعنی کم از کم دو روپیہ ضرور لیا جائے۔"

سب کمیٹی کی سفارشات ان تجاویز کے بارے میں سب کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل سفارشات پر مشتمل تھی۔

پہلی تجویز کے متعلق سفارش:۔

"ضروری ہے کہ وصیت کرنے والی عورتوں کے لئے جائداد کا تعین کیا جائے۔ وہ عورتیں جن کی کوئی ماہوار آمد ہو۔ وہ اپنی اسی ماہوار آمد کی وصیت کریں گی۔ خواہ وہ آمد تنخواہ کی صورت میں ہو یا الاؤنس کی صورت میں یا گذارہ کے لئے وظیفہ یا جیب خرچ ملتا ہو۔ لیکن وہ عورتیں جو اس قسم کی کوئی آمد نہیں رکھتیں ان کے لئے کم از کم جائداد جس پر وصیت ہو سکے وہ ہمارے نزدیک پانچ سو روپے مالیت کی ہونی چاہیئے (۹ ممبر ۵۰۰ کی تائید میں تھے ۲ ممبر ۲۰۰ کی تائید میں اور لجنہ اماء اللہ کا نمائندہ اس تجویز کے ہی خلاف ہے کہ عورتوں کے لئے جائداد کا تعین کیا جائے۔) اس میں ان کا زیور اور ان کا مہر اور نقد روپیہ بھی شامل ہوگا۔ اس قسم کی جائداد رکھنے والی موصیہ پر یہ لازم ہوگا کہ وہ اس جائیداد کا حصہ وصیت یکمشت یا باقساط جلد تر ادا کر دے۔

ان کے علاوہ جو عورتیں اس سے کم مالیت رکھتی ہوں۔ وہ اس [illegible]

نہیں سمجھی جائیں گی۔ جو قابل وصیت ہو۔ ان کے لئے بہشتی مقبرہ میں داخل ہونے کی صورت وہی ہوگی جو رسالہ الوصیت کی شرط نمبر میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ:

"ہر ایک صالح جو اس کی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔"

دوسری تجویز کے متعلق سفارش:۔

جہاں تک دوسری تجویز کا تعلق ہے سب کمیٹی نے صدر انجمن احمدیہ کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے اسے قابل منظوری قرار دیا۔

سب کمیٹی کی رپورٹ پر بحث سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد سب کمیٹی کی سفارشات پر بحث کا آغاز ہوا۔ جس میں بعض نمائندگان نے سب کمیٹی کی سفارشات کے حق میں اور بعض نے خلاف تقاریر کر کے ترامیم پیش کیں۔ اس بحث میں جن نمائندگان نے حصہ لیا۔ ان کے اسماء یہ ہیں:۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ربوہ، مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ۔ مکرم چوہدری غلام سرور صاحب اوکاڑہ مکرم راجہ نذیر احمد صاحب سرگودہا۔ مکرم مرزا احمد بیگ صاحب منٹگمری۔ مکرم میاں عبدالعزیز صاحب نمائندہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب راولپنڈی۔ مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر ڈیرہ غازیخان۔ مکرم بشارت الرحمن صاحب ربوہ۔ مکرم فیض الحق صاحب کوئٹہ اور مکرم عبداللطیف صاحب ملتان۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشادات نمائندگان شوریٰ کی تقاریر سننے اور ان کی رائے معلوم کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ جہاں تک عورتوں کے لئے معیار وصیت کا سوال ہے۔ میرے نزدیک یہ مسئلہ اس طرح حل ہو سکتا ہے کہ عورتوں کے مہر کو معیار قرار دے دیا جائے۔ جس عورت کی کوئی آمد یا جائداد نہ ہو [illegible]

وصیت پر اس کے خاوند کے بھی دستخط کرائے جائیں۔ تا کہ جب وہ مہر ادا کرے تو وصیت کا حصہ وضع کر کے انجمن کو دے اور اگر وہ بیوی سے مہر معاف کرائے گا تو وصیت کا حصہ معاف نہیں کرائے گا۔ وہ اسے بہرحال انجمن کو ادا کرنا ہوگا

اسی ضمن میں حضور نے اس بات پر بھی زور دیا کہ دوستوں کو شریعت کے مطابق ورثہ میں سے عورتوں کا حصہ لازمی طور پر ادا کرنا چاہیئے۔ اس طرح بیوہ عورتوں کے لئے بھی وصیت کرنا آسان ہو جائے گا۔ رہا غیر شادی شدہ عورتوں کی وصیت کا سوال تو جب تک ان کی شادی نہ ہو ان کے لئے یہی شرط ہو کہ ان کے پاس جو کچھ ہو خواہ اس کی مالیت کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو وہ اس کی ہی وصیت کریں۔

چندہ شرط اول کی شرح پر نظر ثانی کی تجویز کے بارے میں حضور نے فرمایا۔ شرح میں معین طور پر اضافہ کرنے کی بجائے ایک تو ہر موصی کو ترغیب دے کر اس مد میں زیادہ رقم حاصل کرنے کی کوشش کی جائے دوسرے صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ ہر سال چندہ وصیت کی مجموعی آمد میں سے ایک فی صد یا آٹھ آنے فی صد کے حساب سے اس میں رقم منتقل کیا کرے اس طرح اس مد میں جو روپیہ جمع ہو اس سے بہشتی مقبرہ کو خوشنما بنانے اور اس کو سرسبز و شاداب رکھنے کا انتظام کیا جائے۔

ہر دو تجاویز کی منظوری جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علیحدہ علیحدہ ہر دو تجاویز کے بارے میں نمائندگان شوریٰ سے رائے طلب فرمائی تو نمائندگان کی بہت بھاری اکثریت نے ان کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے نمائندگان کے اس مشورے کو قبول کرتے ہوئے ہر دو تجاویز کی منظوری عطا فرمائی۔

اس طرح سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی رپورٹ پر غور مکمل ہونے کے بعد شوریٰ کا اجلاس اگلے روز یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۵۷ء کو صبح آٹھ بجے تک ملتوی کر دیا گیا۔

موجودہ دور کی اہمیت

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:

"اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ موجودہ دور حضرت مسیح موعودؑ کا دور ہے اور یہ ایک عظیم الشان دور ہے۔ اس کے کاموں کا اثر قیامت تک رہنے والا ہے۔ اس لئے جو شخص اس دور کے کسی اہم کام میں حصّہ لیتا ہے اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے وہ خدا تعالےٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے۔"

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سہ ماہی نصاب - ۱۵ فروری سے ۱۵ اپریل تک

دوسری سہ ماہی میں مطالعہ کے لئے مجلس مرکزیہ کی طرف سے کتاب "منصب خلافت" مقرر کی گئی ہے۔ تمام قائدین سے درخواست ہے کہ وہ خدام کو اس کتاب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائیں۔ مقامی طور پر اس کتاب کے درس کا بھی انتظام کیا جائے۔ ۱۵ اپریل سے قبل وہ خدام کا امتحان لے کر نتیجہ سے مرکز کو اطلاع دیں۔

قائدین کوشش فرمائیں کہ ان کی مجلس کا ہر خادم اس کتاب کا مطالعہ کرے اور پھر امتحان میں شامل ہو۔ اگر آپ مرکز کی سکیم کے ماتحت کتب خود خرید کر مطالعہ فرمائیں گے تو نہ صرف یہ کہ آپ کی علمی بنیاد مضبوط ہو گی بلکہ آپ کے پاس ایک اچھی اور مختصر لائبریری بھی ہو جائے گی۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ

زیر استعمال زیورات اور زکوٰۃ

زکوٰۃ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد الفضل مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۵۷ء میں شائع کیا جا چکا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔"

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر احمدی گھر میں کچھ نہ کچھ زیور ہوتا ہے۔ چاہئے کہ ہماری احمدی بہنیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل میں ایسے زیورات جو صرف اپنے استعمال میں آتے ہیں اس پر زکوٰۃ ادا کریں۔ تا ان کے زیورات ان کے لئے بابرکت ہوں۔ سو روپیہ کی مالیت کے زیور پر اڑھائی روپے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے لئے شایان شان کوشش

اپنے نجی کاموں کے لئے جانفشانی کون نہیں کرتا۔ خوبی اسی میں ہے کہ خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے گہری سوچ و بچار اور علمی قدم کی ایسی راہیں پیدا کرنے کی کوشش کی جائے کہ خدام الاحمدیہ کی مالیات غیر معمولی طور پر مضبوط ہو جائیں۔ تاکہ ہماری راہ آسان ہو جائے اور منزل قریب سے قریب ہو جائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

برادرم میاں محمد صدیق خان عباسی مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۷ء بوقت ۸ بجے شام فوت ہو گئے ہیں۔ جنازہ میں دوست تھوڑے تھے۔ دوست جنازہ غائب پڑھیں۔ اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

غلام محمد احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ صوبہ ڈیڑہ سندھ

یاد دہانی نہ کریں

مکرم ملک محمد صادق صاحب چک ۶۲ گ۔ب لائل پور نئے احمدی ہیں۔ انہوں نے بیعت کرنے کے بعد تحریک جدید کے نویں سال میں ۵۰/- دسویں میں ۱۴۰/- گیارھویں میں ۱۶۰/- اور بارھویں میں ۲۲۰/- روپے ابتدائے سال میں ہی ادا کئے تھے۔ آپ زمیندار ہیں اور سال ۱۳ میں ۲۲۲/- روپے کا وعدہ مع اپنی بھتیجیوں کے کیا ہے۔ اس وعدہ کی یاد دہانی پر لفافہ کے ٹکٹ واپس ارسال فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ

میں تحریک جدید کی طرف سے بیرون ممالک میں جو تبلیغ اسلام کی جاری ہے۔ اس کی اہمیت سے واقف ہو چکا ہوں۔ اس لئے اس تبلیغ کے فرض کو اپنی ذات پر فرض جانتے ہوئے مقدم کرونگا۔ پس آپ مجھے یاد دہانی نہ فرمائیں۔

ملک صاحب کی دفتر دوم میں شاندار قربانی کو دیکھ کر وہ زمیندار یا شہری احباب جو کم دے رہے ہیں توجہ فرمائیں اور اپنی آمد کے مناسب حال وعدہ کر کے اضافہ سے ادا فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید - ربوہ

نقشہ تقسیم حفاظ برائے تراویح رمضان المبارک

نمبر شمار	نام جماعت مطالبہ کنندہ حافظ قرآن	حافظ	سامع
۱	مسجد مبارک - ربوہ	حافظ شفیق احمد صاحب حلم الحفاظ	حافظ عبدالسلام صاحب
۲	مسجد دار الرحمت غربی - ربوہ	حافظ غلام احمد صاحب	
۳	حلقہ دار الصدر غربی - ربوہ	حافظ محمد یوسف صاحب	
۴	جماعت احمدیہ لائلپور شہر	حافظ عزیز احمد صاحب	
۵	" " ملتان شہر	حافظ عبد المالک صاحب	
۶	" " بہاولنگر	حافظ محمد سلیمان صاحب	
۷	" " حافظ آباد	قریشی محمد صادق صاحب	
۸	" " کوئٹہ	حافظ محمد رمضان صاحب	
۹	مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور	قاری حافظ فتح محمد صاحب	
۱۰	جماعت احمدیہ ایبٹ آباد	صاحبزادہ حافظ محمد طیب صاحب	
۱۱	" " سرگودھا	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب	
۱۲	" " جہلم	حافظ مقبول احمد صاحب	
۱۳	" " ڈسکہ	حافظ غلام حسین صاحب	
۱۴	" چک ۵۴۳ ضلع ملتان	حافظ عبد الرشید صاحب آف ننکانہ	
۱۵	چک ۱۱۶ جنوبی ضلع سرگودھا	حافظ سید بشیر احمد صاحب	
۱۶	چک ۲۷۶ گوکھووال	حافظ عبد الرشید صاحب	
۱۷	جماعت احمدیہ راولپنڈی	حافظ عطاء الحق صاحب	
۱۸	جماعت احمدیہ اوکاڑہ	حافظ ملک محمد صاحب	
۱۹	جماعت احمدیہ گنج لاہور	حافظ کرم الٰہی صاحب	
۲۰	جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ	حافظ شریف احمد صاحب	

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد - ربوہ)

شکریہ احباب

برخوردار مرزا منیر بیگ کی بیماری کے سلسلہ میں جن احباب نے زبانی یا بذریعہ خطوط اس غم میں اظہار ہمدردی فرمایا اور دعائیں کیں۔ میں ان سب بھائیوں کا ممنون ہوں۔

برخوردار کو اب کافی حد تک آرام ہے اور کامل طور پر صحت یاب ہو کر عنقریب شفاخانہ سے فارغ ہونے والا ہے۔ میں بوجہ مصروفیت جواب دقت پر نہ دے سکا جس کے لئے معذرت خواہ ہوں انشاء اللہ فرصت ہونے پر فرداً فرداً خطوط کا بھی جواب تحریر کرنے کی کوشش کروں گا۔

خاکسار مرزا معظم بیگ - انچارج لنگر خانہ - ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

سال ختم ہونے سے پہلے بجٹ آمد چندہ جات کو پورا کرنا ضروری ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔ اسلئے تمام احباب سے التماس ہے کہ آخری مہینہ کا چندہ ادا کرنے میں دیر نہ لگائیں۔ اور اگر کسی دوست کے ذمہ کچھ بقایا ہو۔ تو وہ بھی جلد ادا کر دیں۔ اسی طرح دیہاتی جماعت کے احباب نے اگر سال رواں کا چندہ ابھی پورا نہ کیا ہو۔ اور پچھلا بقایا خواہ کچھ بھی ہو۔ اپریل کے پہلے ہفتہ میں ادا کر دیں۔ کارکنان مال کو چاہیئے کہ وہ وصول شدہ رقوم جلد جلد مرکز کو بھجواتے جائیں۔ تا وہ رقوم ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو جائیں۔

جو جماعتیں منی آرڈر کے ذریعہ رقوم بھجواتی ہیں۔ انہیں رقم بھجوانے میں بہت جلدی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بعض دفعہ پندرہ پندرہ دن تک یہ منی آرڈر ربوہ کے ڈاکخانہ میں پڑے رہتے ہیں۔ اور محکمہ ڈاک کے بڑے دفتروں کی طرف سے نقدی نہ آنے کی وجہ سے تقسیم نہیں ہو سکتے۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ۱۰ یا ۱۵ اپریل کے بعد جو رقوم مقامی جماعتوں کو وصول ہوں۔ وہ دیر ہو جانے کے خدشہ سے اس مہینہ بھجوائی ہی نہ جائیں۔ نہیں۔ بلکہ مہینہ کے آخر تک کی وصول شدہ رقوم بھی ضرور بھجوا دی جاویں۔ کیونکہ ہر منی آرڈر کے تقسیم ہونے میں لازمی طور پر دیر نہیں ہوتی یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی جماعت ۲۵ اپریل کو ایک منی آرڈر بھجوائے۔ اور اس کی رقم ۳۰ اپریل سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو مل جائے۔

غرض ماہ اپریل میں وصول شدہ چندہ خواہ کتنی ہی قلیل رقم کیوں نہ ہو مہینہ ختم ہونے سے پہلے مرکز کو بھجوا دینا چاہیئے۔ زیادہ رقم جمع ہونے کے خیال سے وصول شدہ رقم روکنی نہیں چاہیئے۔ اپریل کے پہلے ہفتہ میں جو رقم وصول ہو۔ وہ فوراً بھیج دی جائے۔ بعد میں جوں جوں وصول ہو۔ ساتھ کے ساتھ بھیجتے رہیں۔

ماہ اپریل میں صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی وصولی کے لئے غیر معمولی جدوجہد درکار ہے۔ کیونکہ بہت سی جماعتوں کا سال رواں کا چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ ابھی پورا نہیں ہوا۔ جماعتوں کی ترقی اور بہبودی میں عہدہ داروں کو بھی بہت دخل ہے۔ پس جن عہدہ داروں نے سال کے دوران میں غفلت یا سستی کی ہو۔ وہ اب اس کی تلافی کر سکتے ہیں۔ اور جن عہدہ داروں نے سال بھر شوق اور محنت سے کام کیا ہے۔ وہ اس مہینہ مزید ثواب کما سکتے ہیں۔ مجلس مشاورت کے نمائندوں پر بھی بڑی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ ان کی رائے اور مشورہ کے مطابق بجٹ بنایا جاتا ہے پس ان کا بھی فرض ہے۔ کہ بجٹ پورا کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔

اس وقت تک بجٹ کے مقابلہ میں اصل آمد میں صرف قریباً ایک لاکھ روپیہ کی کمی رہ گئی ہے۔ پچھلے سالوں میں ہمیشہ آخری ہفتہ میں نسبتاً زیادہ وصولی ہوتی رہی ہے۔ اسلئے امید ہے۔ اس سال بھی یہ کمی پوری ہو جائے گی۔ لیکن اسی صورت میں جب احباب اور عہدیدار مل کر کوشش کریں۔ اگر کوئی یہ خیال کرے کہ یہ کمی خود بخود پوری ہو جائے گی۔ تو ظاہر ہے کہ وہ شخص غلطی پر ہوگا ویسے مجھے پختہ یقین ہے کہ یہ کمی سال ختم ہونے سے پہلے ضرور پوری ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ مجھے پورا وثوق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سایہ ہماری جماعت پر ہے۔ اور اس کے فضل و کرم سے جماعت کو ایسے احباب میسر ہیں۔ جو تن من اور دھن سے اس کی خدمت کرنے کو اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

ناظر بیت المال ــــ ربوہ

امریکہ مشرق وسطیٰ کے کسی ملک پر سیاسی غلبہ نہیں چاہتا (ڈلس)

عرب دنیا کو نظر انداز کیا گیا تو وہ اشتراکی کیمپ میں چلی جائیگی (عراقی سفیر)

نیویارک ۲۷ مارچ۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے پھر اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد مشرق وسطیٰ کی قوموں کو ان کی آزادی اور قومی خود مختاری برقرار رکھنے میں مدد دینا ہے نہ کہ ان پر اقتصادی یا سیاسی غلبہ حاصل کرنا۔

مشرق وسطیٰ کے امریکی دوستوں کی انجمن کی پانچویں سالانہ کانفرنس کے نام اپنے پیغام میں مسٹر ڈلس نے اس مقصد کی تکمیل کے لئے مشرق وسطیٰ کی قوموں سے امریکہ کے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

مسٹر ڈلس نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ دوسرے علاقوں کی طرح مشرق وسطیٰ میں بھی امریکہ کسی قوم پر سیاسی یا اقتصادی غلبہ حاصل کرنا نہیں چاہتا۔ صدر آئزن ہاور کے الفاظ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہماری خواہش صرف یہ ہے کہ اس علاقہ کا ہر ایک ملک اپنی آزادی برقرار رکھے اور اندرونی طور پر اور اپنے ہمسایوں کے ساتھ پرامن رہے اور دوسروں سے پرامن تعاون کے ذریعہ اپنے مادی اور روحانی ذرائع کو ترقی دے۔

اس جذبہ کے تحت اور اس علاقہ کو اشتراکیت کے خطرہ کے پیش نظر صدر اور کانگرس نے مشرق وسطیٰ کے ان ملکوں کو امداد دینے کا عزم کیا ہے جو اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے ہماری امداد کے خواہاں اور طالب ہیں۔

مسٹر ڈلس نے کہا کہ امریکہ اقوام متحدہ کے اصولوں اور آئینی طریقوں کے مطابق ہر طرح سے ان ملکوں سے مکمل اور آزادانہ تعاون کرے گا۔

عراقی سفیر

امریکہ میں عراقی سفیر ڈاکٹر موسیٰ الشابندر نے بھی مشرق وسطیٰ کے امریکی دوستوں کی سالانہ کانفرنس سے خطاب کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ امریکہ کے لئے ایک دوست اور تعاون پسند دنیائے عرب مشرق وسطیٰ کے اہم علاقہ میں اشتراکیت کی توسیع کے خلاف بہترین اور سب سے زیادہ قابل اعتماد ضمانت بن سکتی ہے۔

عراقی سفیر نے کہا کہ دنیائے عرب کے سرگرم اور ہمدردانہ تعاون کے بغیر مشرق وسطیٰ کے متعلق کوئی پالیسی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ اگر دنیائے عرب کو نظر انداز کیا گیا تو وہ اشتراکی کیمپ میں چلی جائے گی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ امریکہ ایسے نہیں ہونے دے گا۔ جیسا کہ نئے امریکی منصوبہ سے اچھی طرح ثابت ہو چکا ہے عراقی سفیر نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ کمیونسٹ ممالک اسرائیل اور بعض مغربی طاقتوں سے عربوں کے اختلافات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

انہوں نے تسلیم کیا کہ سوویٹ سامراج کی جارحانہ نوعیت اور اس سے عرب قومیت کو جو خطرہ ہے عرب ممالک میں اسے پوری طرح سمجھا اور پہچانا نہیں جا رہا۔ عراقی سفیر نے کہا۔ ”لیکن ایک ایسے ملک کے نمائندے کی حیثیت سے جس نے واضح طور پر اشتراکیت کے خلاف روش اختیار کی ہے۔ مجھے یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اشتراکیوں نے مغربی پالیسیوں کی خامی کی وجہ سے کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مصر کے خلاف برطانیہ اسرائیل اور فرانس کے فوجی حملہ کے خلاف امریکہ نے جو جرأت مندانہ اور باوقار روش اختیار کی تھی اس سے مشرق وسطیٰ میں امریکہ کی قدر و منزلت بڑھ گئی ہے۔

عراقی سفیر نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کا اصل اور فوری مسئلہ اقتصادی نہیں سیاسی ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ فلسطین کے مسئلہ کو صحیح انصاف کی بنیاد پر حل کیا جائے ٭

مویشی رکھنے کیلئے پرمٹ کی پابندی

لاہور ۲۷ مارچ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت ایک حکم کی رو سے سول لائنز قلعہ گوجر سنگھ اور مزنگ کے پولیس تھانوں کی حدود میں پرمٹ کے بغیر ذاتی یا تجارتی مقاصد کے لئے دودھ دینے والے مویشی رکھنے کی ممانعت کر دی ہے، متعلقہ پرمٹ ایڈمنسٹریٹر کارپوریشن یا ان کی طرف سے نامزد کردہ کسی آفیسر سے تحریری طور پر لیا جا سکتا ہے۔

ایک سرکاری اعلان کے مطابق ”یہ حکم اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ دودھ دینے والے مویشیوں سے انسانی زندگی۔ صحت اور سلامتی کو خطرہ ہے۔ یا خطرے کا اندیشہ ہے۔

(لاہور ۲۷ مارچ۔ لاہور میں بہروں اور گونگوں کے سرکاری ہائی سکول کے بیس طلبہ کا ایک دستہ صوبے کا آٹھ روزہ معلوماتی دورہ کرنے کے لئے منگل کی سہ پہر کو روانہ ہوا۔ طلباء دوسرے مقامات کے علاوہ شیخوپورہ۔ راولپنڈی۔ پشاور اور ٹیکسلا بھی جائیں گے۔

سلامتی کونسل اپریل کے وسط میں مسئلہ کشمیر پر غور کریگی

ہندوستان کو کشمیر پر مکمل حقوق حاصل ہیں (وزیراعظم پولینڈ)

کراچی ۲۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر غور کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس اپریل کے وسط میں ہوگا۔ خیال ہے کہ اقوام متحدہ کے نمائندے مسٹر ژارنگ اس وقت تک اپنے موجودہ مشن کے بارے میں سلامتی کونسل کو رپورٹ پیش کر چکے ہوں گے۔

دریں اثناء مسٹر ژارنگ آج کل نئی دہلی میں ہندوستانی حکام سے مسئلہ کشمیر کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں۔ وہ پنڈت نہرو سے دو بار ملاقات کر چکے ہیں۔ انہوں نے حکومت ہند کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری سے بات چیت کی۔

نئی دہلی کی ایک اطلاع کے مطابق پولینڈ کے وزیراعظم مسٹر جرزسے نے آج ہندوستان کے وفاقی دارالحکومت میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران کشمیر کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ آپ نے کہا کہ پولینڈ کے نزدیک ہندوستان کو کشمیر کے بارے میں کمل حقوق حاصل ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ ہندوستان کسی مداخلت کے بغیر اس مسئلہ کا کامیاب حل معلوم کرلے گا۔ آپ نے کہا "ہمارے خیال میں گوا بھی ہندوستان کو ملنا چاہیئے"۔

وزارتوں میں جلد جلد ردوبدل کی روک تھام کی تجویز

کراچی ۲۸ مارچ۔ مرکزی وزیر خزانہ سید امجد علی نے آج یہاں ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کے آئین میں مغربی جرمنی کے آئین کی طرز پر ایک ایسی ترمیم ہونی چاہیئے۔ جس کے تحت ملک کے وزیراعظم کو اس کے عہدہ سے ہٹانے کے لئے دو تہائی ممبروں کی اکثریت حاصل کرنا ضروری ہو۔ آپ نے کہا آئین میں ایک ایسا فارمولا شامل کرنا چاہیئے جس سے وزارتوں میں بار بار کے ردوبدل کی روک تھام ہو سکے۔ سید امجد علی نے مزید کہا کہ مغربی جرمنی کے آئین کی طرز پر ترمیم صرف اسی ملک میں کامیاب ثابت ہو سکتی ہے۔ جہاں کے عوام میں سیاسی شعور پایا جاتا ہے۔ لیکن پاکستان میں ایسا نہیں تاہم آپ نے کہا۔ اس سلسلہ میں کوئی نہ کوئی انتظام ضرور ہونا چاہیئے۔

ایٹمی اور ہائیڈروجن بموں پر پابندی کا مطالبہ

نیویارک ۲۸ مارچ۔ جاپان نے اقوام متحدہ سے رسمی طور پر مطالبہ کیا ہے کہ ایٹمی توت کو صرف پر امن مقاصد کے لئے استعمال کرنے اور ایٹمی و ہائیڈروجن بموں کی تیاری۔ استعمال اور تجربوں پر مکمل پابندی لگانے کے لئے تیزی کے ساتھ مؤثر اور مناسب اقدام کئے جائیں۔

ہیرلڈ میکملن لندن پہنچ گئے

لندن ۲۸ مارچ۔ برطانوی وزیراعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن برمودہ میں صدر آئزن ہاور اور کناڈا کے وزیراعظم کینیڈا مسٹر سان لوراں سے بات چیت کے بعد آج واپس لندن پہنچ گئے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران مسٹر میکملن نے کہا کہ صدر آئزن ہاور سے ان کی بات چیت توقع سے زیادہ مفید رہی ہے۔ خیال ہے کہ برطانوی کابینہ کا ایک اجلاس کل ہوگا۔ جس میں مسٹر میکملن اپنی بات چیت کی رپورٹ پیش کریں گے۔ مسٹر میکملن کل تیسرے پہر پارلیمنٹ کے اجلاس کے سامنے بھی بات چیت کی رپورٹ پیش کرینگے

وزیراعظم ناروے کے نام بلگانن کا خط

اوسلو ۲۸ مارچ:۔ روسی وزیراعظم مارشل نکولائی بلگانن نے کل ناروے کو خبردار کیا ہے کہ وہ خود کو ایک خوفناک خطرہ میں ڈال رہا ہے۔ کیونکہ نیٹو کے اڈے اس کے علاقہ میں بنائے گئے ہیں۔ مارشل بلگانن نے ناروے کے وزیراعظم مسٹر اینار جرہارڈسن کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ روس کے خلاف جارحانہ حملہ کی صورت میں نیٹو کے اڈے فوراً بند ہو جاتے چاہئیں۔ روسی وزیراعظم نے مزید کہا۔ لیکن وہ ناروے کو نیٹو سے علیحدہ ہو جانے کے لئے نہیں کہہ رہے ہیں۔

سکندر مرزا کے نام بلوشیر کا الوداعی پیغام

کراچی ۲۸ مارچ۔ مغربی جرمنی کے وائس چانسلر ڈاکٹر فرانز بلوشیر نے کراچی سے روانہ ہونے سے پیشتر صدر سکندر مرزا کے نام ایک پیغام میں یقین دلایا ہے کہ پاکستانی لیڈروں سے ان کی جو بے تکلفانہ بات چیت ہوئی ہے۔ اس سے ایک مرتبہ پھر یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ دونوں ملک پالیسیوں کے یکساں اصولوں پر کاربند ہیں۔ آپ نے کہا دونوں ملکوں کے درمیان اس اتحاد سے باہمی قریبی تعلقات کے قیام میں کافی مدد ملے گی۔

قومی اسمبلی میں ۸ اپریل کو صدر راج کے نفاذ پر غور ہوگا

حیدرآباد ۲۸ مارچ۔ آئندہ ماہ کی آٹھ تاریخ کو یہاں قومی اسمبلی کا جو اجلاس ہو رہا ہے اس میں سب سے پہلے مغربی پاکستان میں صدر راج کے نفاذ کے معاملے پر غور کیا جائے گا۔ اس امر کا اعلان وزیر داخلہ میر غلام علی خاں تالپور نے کل رات حیدرآباد میں کیا۔ آپ نے کہا یہ سوال ری پبلکن عوامی لیگ کولیشن پارٹی کی طرف سے پیش کردہ ایک تحریک پر زیر غور آئے گا۔ وزیر داخلہ نے خیال ظاہر کیا کہ مغربی پاکستان میں دوبارہ سیاسی استحکام پیدا کرنے کے لئے صوبے میں عام انتخاب کرانے ضروری ہیں اور عبوری دور کے لئے ایک نگران حکومت قائم ہونی چاہئیے۔ آپ نے دعویٰ کیا کہ ری پبلکن پارٹی مضبوط اور مستحکم ہے اور اسے صوبائی اسمبلی میں اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔

بغداد کونسل کا اجلاس مری میں ہوگا

کراچی ۲۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور عراق دونوں نے معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت منظور کرلی ہے۔ کونسل کا آئندہ اجلاس مئی کے آخری ہفتہ میں مری میں ہو رہا ہے اس سے پہلے . . . . یہ اجلاس مئی کے پہلے ہفتہ میں بلانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کو معاہدہ بغداد کی فوجی کمیٹی میں امریکہ کی شرکت کے فیصلہ کے متعلق اطلاع موصول ہو گئی ہے کراچی کے حلقوں نے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے امریکہ کے اس فیصلہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ امریکی اعلان کے بعد ہندوستان میں بڑے شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا تھا۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ کرائمز برانچ نے کل رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ امتحانات کے ایک کلرک محمد اسمٰعیل کو گرفتار کر لیا ہے۔ اسمٰعیل کے خلاف ایک یا ایک سے زائد ناکام طلبہ کو ناجائز طور پر بی۔اے کی جعلی ڈگریاں بنا کر دینے کا الزام ہے۔

منکرین خلافت حقہ کا انجام کیا ہوگا؟

(بقیہ صفحہ ۳)

اور یہ لوگ جوق در جوق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں انشاء اللہ تعالےٰ داخل ہوں گے اور ہمارا ایمان ہے کہ منکرین خلافت حقہ آہستہ آہستہ کم ہوتے ہوتے ایسی حالت کو پہنچ جائیں گے کہ ان کے دل حسرت و یاس اور ناکامی و نامرادی کی آماجگاہ بن جائیں گے اور جن کے دلوں میں نور رشد و سعادت باقی ہوگا وہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے آخر کار یوسف کے بھائیوں کی طرح کہہ اٹھیں گے۔

تاللّٰہ لقد اٰثرک اللّٰہ علینا وان کنا لخاطئین لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللّٰہ لکم وھو ارحم الراحمین

کہ اے خلیفۂ وقت اللہ تعالےٰ نے تجھے ہم پر ترجیح دی یقیناً ہم تیری خلافت کے انکار کرنے میں قصوروار تھے۔ اور انہیں یہ جواب دیا جائے گا کہ اے بھائیو آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ اللہ تعالےٰ تمہارے گناہ بخش دے اور وہ سب رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ پس ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جس میں ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی ہم سے آملیں اور ہم ان سے کہیں کہ

آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ تم بھی
نیک ارادے رکھتے تھے۔